Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اپریل (۸ بجے شب بذریعہ فون) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انشاء اللہ کل صبح لاہور سے روانہ ہوں گے اور جمعہ قادیان میں پڑھائیں گے۔ آج حضور کی طبیعت سردرد کے باعث ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ آج سردرد اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج دوپہر سردار چرن سنگھ صاحب نے اپنے نئے مکان کی تعمیر کی خوشی میں اسی مکان پر جو دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے متصل ہے۔ بہت سے احمدی احباب کو دعوتِ طعام دی جس میں ازراہ مہربانی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور بعد طعام دعا کی۔ کھانا پلاؤ۔ سالن روٹی اور فرنی پر مشتمل تھا۔ جو احمدی باورچی نے تیار کیا تھا۔

۱۹ اپریل بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس زیر صدارت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب صدر محلہ مسجد محلہ دار البرکات میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عنایت اللہ صاحب کاٹھگڑھی نے "فریضہ تبلیغ" کے موضوع پر اور مولوی محمد سلیم صاحب نے "خدام الاحمدیہ کے فرائض" پر اور شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر جماعت میں تفقہ فی الدین کرنیوالوں کی ضرورت

"لولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ جو تفقہ فی الدین کریں۔ یعنی جو انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اس میں تفقہ کرسکیں۔ یہ نہیں۔ کہ طوطے کی طرح یاد ہو۔ اور اس میں غور و فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو۔ اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے۔ اور وہی غرض ہماری ہے یعنی محل اور موقعہ کے حسب حال جواب دے سکیں مناظرہ کرسکیں۔ لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہیں ہوسکتے۔ اس لئے یہ نہیں فرمایا۔ کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ ہر جماعت اور گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو۔ اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیئے۔ جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کرسکیں۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء)

مومن کے جوہر مصائب سے کھلتے ہیں

"خدا تعالے کے پیاروں کو گناہ سے مصائب نہیں پہنچتے۔ دیکھو۔ جب تک لڑکی اپنے والدین کے گھر میں ہوتی ہے۔ والدین اسے بہت پیار کرتے ہیں۔ اور نکاح کے وقت اگرچہ والدین کو بہت تکلیف ہوتی ہے حتے کہ والدہ ایک طرف روتی ہے اور والد ایک طرف روتا ہے۔ تاہم وہ سب تکالیف برداشت کرکے اس کو ہمیشہ کے لئے الگ کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس لڑکی میں ایک جوہر ہے۔ جو کہ سسرال میں جاکر ظاہر ہوگا۔ اس لئے مومن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہیں۔" (البدر نمبر ۹ - جلد ۲)

اسلام کی حقیقت

"عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالے کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ۔ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو۔ کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالے کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پائے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے۔ کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ کہ تمہاری روحیں خدا تعالے کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر مقدم ہو جائیں۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱-۶۲)

اس اطلاع کے پیش نظر مالکان نے اس کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات بھی کئے لیکن پھر بھی وہ اسے نہ بچا سکے۔ اور کل بیک وقت دو جگہ جہاز میں آگ بھڑک اٹھی جس سے ایک مسافر اور ایک ملازم جہاز بھی ہلاک ہو گئے۔

قضیہ فلسطین کے حل کی کوشش

فلسطین کی الجھن کو حل کرنے کے لئے قاہرہ میں عرب نمائندوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق ۱۹ اپریل کو برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر نوآبادیات نے بیان کیا۔ کہ وہ دراصل فلسطین کانفرنس لنڈن کی ہی ایک کڑی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب نمائندوں نے باہم گفت و شنید سے جو تجاویز مرتب کی ہیں۔ مصری سفیر حسن پاشا انہیں لے کر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ تا حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کریں۔ اس گفت و شنید کی تحریک بھی دراصل حکومت مصر نے کی تھی۔ اور حسن پاشا ہی برطانوی تجاویز لے کر قاہرہ گئے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جو سکیم طے ہوئی ہے۔ اس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ نواحی عرب ممالک کو اس بات کا مجاز قرار دیا جائے۔ کہ آزاد ریاست کا قیام کتنے عرصہ کے بعد ہو۔ گو فلسطینی حلقے اب بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ یہ میعاد پانچ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ لیکن امید ہے کہ تصفیہ کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا ہو جائے گی۔ عرب نمائندے مجوزہ سکیم سے اتفاق کر لیں گے۔ اور ان کے اتفاق کے بعد برطانوی حکومت کو بھی کوئی اعتراض نہیں رہے گا۔

حیفہ سے ۱۹ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو روز ہوئے ایک جہاز ساحل کے قریب دکھائی دیا۔ جس میں سو کے قریب ایسے یہودی تھے۔ جنہیں قانوناً فلسطین میں داخلہ کی اجازت نہ تھی۔ برطانوی پولیس نے جہاز پر قابو پا کر اسے حیفہ کی طرف روانہ کر دیا۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جہاز مفقود الخبر ہو گیا۔ اور آخر برطانوی طیاروں نے اس کا کھوج لگایا۔

فلسطین اور مصر سے برطانوی افواج اب جبرالٹر بھیجی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ۱۹ اپریل کو برطانوی دفتر جنگ کی طرف سے اس کے متعلق اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔

"الفضل" کا خطبہ نمبر اڑھائی روپیہ سالانہ میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات چونکہ ہر احمدی کی روحانی زندگی کے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ لہٰذا ہم نے کثرت اشاعت کے پیش نظر اور اس وجہ سے کہ کوئی احمدی ان کے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ "الفضل" کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت چار روپیہ کی بجائے صرف اڑھائی روپیہ کر دی ہے۔ احباب کرام کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو دوست استطاعت نہ رکھنے کے باعث روزانہ الفضل کے خریدار نہیں۔ وہ کم از کم خطبہ نمبر ضرور منگائیں۔ "الفضل" کے خطبہ نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد احباب کرام کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ خریداران الفضل کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس اعلان کو ہر احمدی کے کانوں تک پہنچا دیں تا کوئی شخص اس نعمت سے محروم نہ رہے۔

(خاکسار۔ مینیجر)

ھدیہ تشکر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز کیمبل پور الفضل کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ انہوں نے گذشتہ ماہ میں ایک دوست کے نام اپنی گرہ سے خطبہ نمبر جاری کرایا۔ اس سے قبل بھی وہ دو اور اصحاب کے نام خطبہ نمبر و ۴ جاری کرا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

برما کے خریداروں کی اطلاع کے لئے

اخبار الفضل مورخہ ۳۱ مارچ ۳۹ء و ۲ اپریل ۳۹ء میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ رجسٹرڈ اخبارات پر برما کے لئے پوسٹیج دس تولہ تک دو پیسہ ہے۔ لہٰذا آئندہ ان سے بھی الفضل کا سالانہ چندہ وہی لیا جائیگا۔ جو ہندوستان کے خریداروں سے لیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ بات درست نہ ثابت ہوئی۔ کیونکہ برما کے لئے دس تولہ تک دو پیسہ پوسٹیج فی پیکٹ لگایا جاتا ہے۔ لیکن اخبار کے دو پرچوں کے پیکٹ پر اس قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ چونکہ مقامی ڈاک خانہ والوں کو بھی اس کا پورا علم نہیں تھا۔ اور وہ ہماری صحیح رہنمائی نہ کر سکے۔ اس لئے درست اعلان نہ کیا جا سکا۔ اصل صورت یہ ہے۔ کہ دو پرچوں کے پیکٹ پر پانچ تولہ تک تین پیسہ کا پوسٹیج لگانا ضروری ہے۔ اس زیادتی محصول کے باعث برما کے خریداروں سے اٹھارہ روپے سالانہ چندہ لیا جائے گا۔ برما کے خریدار اس امر سے مطلع رہیں۔

(خاکسار۔ مینیجر)

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا اعلان

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی طرف سے جو تبلیغی و تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے منظور ہوئے تھے۔ وہ مالی سال مختتمہ ۳۰-۴-۳۹ سے بند ہونگے جب تک دوبارہ ایسے وظائف مجلس عاملہ انجمن ہذا منظور نہ کرے۔ اس لئے جملہ وظیفہ خواران کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اگر اپنے وظائف جاری رکھنا چاہتے ہوں۔ تو درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ میرے نام یکم مئی سے قبل بھیج دیں۔ اس بارہ میں وظیفہ خواران کو علیحدہ علیحدہ بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔

خاکسار۔ شمس الدین۔ سیکرٹری مال پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر۔ پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر

خونی و بادی بواسیر کا مکمل علاج تیار ہو گیا۔ اب ڈاکٹر کے اپریشن اور بجلی لگوانے کی ضرورت نہیں۔ آرام نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس کرنے کا وعدہ۔ یہ دوائی اتنی مفید ثابت ہوئی ہے۔ کہ آج تک کسی مریض نے قیمت واپس نہیں مانگی۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ حکیم محمد صدیق صاحب پروفیسر طبیہ کالج تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپ کی تیار کردہ دوائی جالی پائلز کیور اندرونی طور پر اور جالی پائلز آئنٹمنٹ بیرونی طور پر متعدد مریضوں پر استعمال کی واقعی بہت مفید اور مجرب ثابت ہوئی ہے۔ خون اور درد دوسرے دن ہی بند ہو جاتا ہے۔ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمینداره بنک سکھیکی منڈی لکھتے ہیں۔ آپ کی دوائی بواسیر نہایت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ ملک بشیر احمد صاحب احمدی محلہ دار العلوم قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے بواسیر کے متعلق آپ کی ہر دو ادویات متعدد مریضوں پر استعمال کی ہیں۔ اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ہر دو ادویات صرف تین روپے محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مرض کے مکمل حالات آنے لازمی ہیں۔

جالی فارمیسی شاہدرہ (لاہور)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

الہ آباد ۱۹ اپریل - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے نو ممبروں نے حسب ذیل ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی مسٹر سبھاش چندر بوس صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل - برلن کے سیاسی حلقوں میں اس بات کے متعلق امید کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ چند دنوں میں ڈینزگ کے مسئلے کا خاطر خواہ حل سوچا جائیگا۔ لنڈن کے اخبارات نے فوجوں کی نقل و حرکت کی خبریں شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ دہشت زدگی اور مظاہرے ڈکٹیٹروں کے پراپیگنڈا کا ایک لازمی جزو ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۸ اپریل - سردار بہادر لالہ تجا رام کے بنگلہ کے نزدیک جہاں گاندھی جی نے قیام کیا تھا گندم کے کھیتوں میں تین پٹھان چھپے ہوئے تھے۔ پولیس نے اطلاع ملنے پر کھیت کو گھیر لیا۔ اور ان کو پکڑ لیا گیا ان کے قبضے سے گیارہ رائفلیں اور تین صد کارتوس برآمد ہوئے۔

سراج گنج ۱۹ اپریل موضع پٹی بھیرا میں ہولناک آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ جس سے ۱۰۰ گھر اور بھوسے کے بڑے بڑے ڈھیر تباہ ہو گئے۔ جائداد کا بہت نقصان ہوا ہے۔

کراچی ۱۸ اپریل حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ وزارت سے متعلق تمام ملازموں کو ۵۵ سال کی عمر میں جبراً ریٹائر کر دیا جائے۔ اس قاعدہ کا اطلاق نئے اور پرانے سب ملازموں پر ہوگا۔

لنڈن ۱۹ اپریل - صدر روزویلٹ کی طرف سے شاہ جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کو امریکہ آنے کی جو دعوت دی گئی تھی۔ اسے منظور کر لیا گیا ہے چنانچہ آپ ماہ جون میں امریکہ جائیں گے آپ کے استقبال کے لئے وہاں سرکاری طور پر ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔

لنڈن ۱۸ اپریل - اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فلسطین کی برطانوی سپاہ کو مصر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایک برطانوی دستہ کو جبرالٹر بھیجا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے بحیرہ روم کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اس امر کی ناقابل تردید شہادتیں موجود ہیں۔ کہ ہسپانوی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر بھاری تعداد میں جرمن اسلحہ بھیجا گیا ہے۔

امرتسر ۱۹ اپریل - کل شام چار نوجوان سکھوں نے کرپانوں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک کوچہ کے چند باشندوں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ کیونکہ اس کوچہ کے بعض آدمیوں نے صبح کے وقت ان نوجوانوں کو کوچہ کی عورتوں کے ساتھ بیہودہ مذاق کرنے پر بہت برا بھلا کہا تھا۔ یہ اس وقت تو چلے گئے۔ مگر شام کو پھر مسلح ہو کر آ گئے۔ اور کوچہ کے دروازوں کو بند کر کے لوگوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ایک شخص اور اس کی بہن مجروح ہوئے۔ پولیس نے آ کر چاروں کو گرفتار کر لیا۔

پشاور ۱۹ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان بھی اسلحہ فراہم کر رہی ہے۔ گذشتہ ماہ کے دوران میں حکومت افغانستان نے ۶۰ توپیں رائفلوں کی ایک کثیر تعداد۔ چند ہوائی جہاز اور جرمن ساخت کی چند ہوائی جہازوں کو گرانے والی توپیں خریدی ہیں۔

حصار ۱۸ اپریل - ڈپٹی کمشنر حصار کے دفتر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع حصار میں قحط زدگان کی امداد پر ۳۱ مارچ تک ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے چارہ کی بہم رسانی اور بیرونی سٹیشنوں پر چارہ لانے کے لئے جو مراعات دی گئی تھیں۔ ان پر خرچ ہونے والے روپیہ کا صحیح اندازہ نہیں ہوا۔ لیکن عام اندازہ ہے۔ کہ اس ضمن میں بھی تقریباً ۱۸-۱۹ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

راجکوٹ ۱۹ اپریل - گاندھی جی پر انفلوانزا کا خفیف سا حملہ ہو گیا ہے درجہ حرارت ۱۰۲٫۲ ہے۔

ٹوکیو ۱۹ اپریل - اس جگہ افواہ مشہور ہے کہ مسٹر روزویلٹ عنقریب جاپان کو بھی اس قسم کی ایک اپیل بھیجینگے جس قسم کی اپیل انہوں نے ہٹلر اور مسولینی کو بھیجی ہے۔ ایک جاپانی اخبار لکھتا ہے غالباً مسٹر روزویلٹ یہ تجویز پیش کرینگے کہ ایسے ممالک کی ایک کانفرنس طلب کی جائے جو چین کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جاپان ایسی کانفرنس

لنڈن ۱۹ اپریل - آج دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ حکومت اس امر کی بھی ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ جارحانہ حملوں کی روک تھام کے لئے جو محاذ قائم کیا جائے۔ اس میں چین اور مشرق بعید کی دوسری حکومتوں کو بھی شامل کیا جائے

لنڈن ۱۹ اپریل - یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم اور اپوزیشن کے لیڈر نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے۔ کہ دونو پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اہم ملکی مسائل کے تصفیہ کے بعد جملہ پارٹیوں کے اشتراک عمل سے حکومت قائم کی جائیگی

پشاور ۱۹ اپریل - فرنٹیئر گورنمنٹ نے پشاور میونسپل کمیٹی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ قصہ خوانی بازار میں ۱۹۳۰ء میں فوج کی گولیوں سے ہلاک ہونے والوں کی یادگار قائم کرنے کے لئے وہاں سنگ مرمر کی سل لگا سکتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان کی یاد منانے کے لئے ہزاروں سرخپوش اردگرد کے دیہات سے پشاور آئیں گے۔

بمبئی ۱۹ اپریل بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی نے ہرن کی جنوں پر سے پابندیاں ہٹانے کے بل کی پہلی خواندگی پاس کر دی ہے۔ اس بل کی رو سے ان تمام لوگوں کو جو تحریکوں کو پبلک سٹرکیں۔ کنوئیں اور ہمالک سرکاری استعمال کرنے سے روکیں گے۔ سزا دی جائے گی۔

جالندھر ۱۹ اپریل - گذشتہ دوشنبہ کو چگواڑہ اور گوراہا ریلوے سٹیشن کے درمیان ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کٹے ہوئے اور جاتے وارد ات پر کانگرس کا جھنڈا نصب کیا ہوا پایا گیا۔ اس کے پاس بہت سے کاغذات بھی پڑے ہوئے تھے۔ پولیس نے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور تحقیقات شروع کر دی ہے۔

جموں ۱۹ اپریل - ریاست کے محکمہ تعلیم نے ایک دہ سالہ سکیم مرتب کی ہے جس کے رو سے اس عرصہ میں تعلیم عام لازمی کر دی جائے گی۔ یہ سکیم ایجوکیشنل آرگنائزنگ کمیٹی نے مرتب کی ہے۔ اور سفارش کی ہے۔ کہ تعلیمی رفتار ایسی تیز کی جائے۔ کہ دس سال کے عرصہ میں ان تمام دیہات میں سکول قائم کر دیئے جائیں جن کی آبادی ۵ سو افراد سے زیادہ ہے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ دس سال کے عرصہ میں ۱۸ ہزار ابتدائی سکول قائم کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ اپریل - حکومت جاپان نے کرنسی کے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کے الزام میں ۳۰ ہندوستانی تاجر گرفتار کر لئے تھے۔ حکومت ہند ان گرفتاریوں سے پیدا شدہ صورت حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۹ اپریل - ایک مقامی اخبار کا بیان ہے۔ کہ گاندھی جی کے سکرٹری نے تری پوری میں مسٹر پٹیل کے نام ایک تار ارسال کیا تھا۔ کہ گاندھی جی یہ نہیں چاہتے کہ کانگرس کے کھلے اجلاس میں پنڈت پنت کا ریزولیوشن پیش ہو لیکن مسٹر پٹیل نے کسی سے اس تار کا ذکر نہیں کیا۔ اور گاندھی جی کے دریافت کرنے پر کہا۔ کہ صورت حالات کا تقاضا یہی تھا۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل - امریکہ کے مشہور ہوا باز کرنل لینڈ برگ کو ایکٹو سروس میں بلا لیا گیا ہے۔ انہیں امریکہ کے محکمہ فضائیہ کا افسر اعلیٰ بنایا جائیگا۔ ان کے ذمہ یہ کام ہوگا کہ امریکہ میں ہوابازی کی از سر نو تنظیم کریں۔

برلن ۱۹ اپریل - آج صبح ہر ہٹلر نے بھی رومانیہ کے وزیر خارجہ سے دیر تک ملاقات کی جس کے بعد سرکاری اعلان کیا گیا۔ کہ گفت و شنید انتہائی دوستانہ رنگ میں ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(176)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سرینگر (کشمیر)

یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے

ریل اور سڑک کے سفر کے مشترکہ ٹکٹ

جو

واپسی سفر کو ختم کرنے کے لئے چھ ماہ تک قابل استعمال ہونگے

نارتھ ویسٹرن۔ ایسٹ انڈین۔ بمبئی بڑودہ۔ اور سنٹرل انڈیا اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے رعائتی نرخوں پر ملیں گے۔

ان ٹکٹوں سے آپ کار یا بس میں

۴۰۰ میل تک سفر کرنے کے مجاز ہوں گے۔

مزید تفصیلات اور باتصویر پمفلٹوں کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھئے۔

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ضرورت رشتہ

قریشی خاندان کی ایک لڑکی عمر ۱۴ سال کیلئے جسکی تعلیم ساتویں جماعت تک ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ سید۔ یا قریشی۔ قوم کو ترجیح دی جائے گی۔

لڑکی امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔

معرفت شیخ محمد یوسف سکرٹری جماعت احمدیہ متصل مسجد احمدیہ لائل پور

فارم نمبر ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ برکت ولد دودا ذات عیسائی سکنہ ملکھا نوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور سمی وعنیت رائے وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرض خواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرض خواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۶/۳۹ ۱۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ملکھا نوالہ تحصیل ڈسکہ تاریخ ۹/۲۹ ۱۹ بمقام ملکھا نوالہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ملکھا نوالہ بتاریخ ۶/۳۹ ۱۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۵ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بورڈ کی مہر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میلہ پیران کلیر ۱۹۳۹ء

پیران کلیر کے میلہ کے سلسلہ میں جو رڑکی میں ۲۸ اپریل سے ۷ مئی تک منعقد ہوگا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مندرجہ ذیل ۲۸۔ اہم سٹیشنوں سے تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ رڑکی تک اور براستہ سہارنپور واپسی کے لئے ۲۶۔ اپریل سے لیکر ۳ مئی ۱۹۳۹ء تک جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے ۱۰۔ مئی کی نصف شب تک کارآمد ہوسکیں گے۔

کھتولی۔ مظفرنگر۔ انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ دہلی۔ میرٹھ شہر۔ غازی آباد۔ سونی پت۔ جگادھری۔ کیتھل۔ بڑارہ۔ مصطفےٰ آباد۔ دراز پور۔ کلانور۔ سرساوہ۔ چھپرہی۔ ناگل۔ تلہیڑی۔ بزرگ۔ دیوبند۔ ردانہ۔ سلاں۔ منصورپور۔ سکھوتی۔ ٹانڈہ۔ دارولد۔ محی الدین پور۔ بیگم آباد۔ مرادنگر۔ دہلی شاہدرہ۔

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ **چیف کمرشل منیجر لاہور**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (ع)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ دوست محمد ولد برکت علی ذات آواں سکنہ فتح گڑھ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۰-۶-۳۹ ۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳ ۴/۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور۔

بورڈ کی مہر

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

(166)
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستور العمل

کیا پوچھتے ہو ہم سے مسلمان کیا کریں
مہدی کے در پر آکے وُہ جانیں فدا کریں

دیوانے بن کے یار طرحدار کے رہیں
فرزانے ہیں جہان میں لاکھوں۔ ہوا کریں

سودا ہے نفع مند کہ لیں جنتِ دوام
اور پیش جو کریں وُہ اسی کا دیا کریں

نُصرت خُدائے پاک کی آئے گی بالضرور
قُرباں کئے ہیں مال۔ تو جانیں فدا کریں

وُہ زندگی بھی کیسی مزے کی ہو زندگی
اس زلف و رُخ کا ذکر جو صبح و مسا کریں

بیعت سے ہے مراد فدا کرکے جان و مال
مولیٰ سے ایک طرح کی بیع و شرا کریں

جو کچھ تھا پاس راہِ خُدا میں لٹا دیا
فرمایئے حضور۔ کہ اب اور کیا کریں

جی چاہتا ہے سامنے رکھکر تری کُتب
دن رات حمدِ باری تعالےٰ کیا کریں

غفلت میں عمر گزری ہے آؤ نمازِ شوق
جو ہو چکی قضا ہے اسے ہم ادا کریں

مشغول دل سے دعوۃ و تبلیغ میں رہیں
گو ہم کہیں بھی رحلتِ صیف و شتا کریں

ہم انکی خیر خواہی میں جاں تک لڑا دینگے
دیتے ہیں گالیاں وُہ اگر۔ تو دیا کریں

خدام نوجوانوں کا یہ جوش۔ مرحبا۔
فرزند ایسے نیک الٰہی ہوا کریں

اُنیس ۱۹ ہیں امام کے ہم سے مطالبات
جن میں سے آخری ہے کہ ملکر دعا کریں

ہے حُسن فرد عشق بھی مرد تبر دہے
زنہار ہم خلافِ شیونِ وفا کریں

در پر تمہارے دیر سے ڈیرے لگا چکے
کیا یہ ضرور ہے کہ زباں سے صدا کریں

فکرِ معاش ذکرِ بتاں میں گزاری عمر
آ۔ اکمل اب تو شوق سے یادِ خدا کریں

بقیہ صفحہ ۳

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے آپ کو نبوت کا مرتبہ عطا کیا۔

ایسی نبوت کے اجراء کے عقیدہ کے خلاف وہی شخص آواز بلند کرسکتا ہے جسے نہ تو حقیقی اسلام سے کوئی مس ہو اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات سے آگاہی ہو چودھری افضل حق صاحب نے صرف یہ سن رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھتی ہے۔ مگر یہ نہیں معلوم کہ کس قسم کی نبوت جاری سمجھتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے نہ صرف تکمیل دین پر کسی قسم کی زد نہیں پڑتی۔ بلکہ اسلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بات اس مثال سے بھی ثابت کی جاسکتی ہے۔ جو چودھری افضل حق نے تاج محل اور مٹی کے بھدے سے گھروندے کی پیش کی ہے۔ یہ درست ہے کہ تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا ذوقِ سلیم کی توہین ہے۔ اور فنِ تعمیر کے ماہر اسے برداشت نہیں کرسکتے۔

لیکن کیا تاج محل کی حفاظت کرنے اور اس کی خوبصورتی کو مضر اثرات سے بچا کر قائم رکھنے والوں کو بھی فنِ تعمیر کے ماہر برداشت نہیں کرسکتے۔ یقیناً کریں گے اور ایسا انتظام ضروری سمجھیں گے۔ اسی طرح دینِ اسلام بے شک مکمل ہو چکا۔ اور قصرِ شریعت ہر جہت سے تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور اسلام کی حقانیت کا تقاضا ہے کہ مرور زمانہ کی وجہ سے اس پر جو گرد و غبار پڑ جائے۔ اور جو اسکی حقیقت کو چھپا دے۔ اُسے دور کرنے کے لئے ایسے نبی کی بھی ضرورت ہے۔ جو یہ کہتا ہوا کھڑا ہو۔ کہ

فدا شد در رہش ہر ذرہ من
کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ
دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتہ آن محمدؐ

یہی ہمارے نزدیک اجرائے نبوت ہے ؛

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت کی ذمہ داری

چندہ جلسہ سالانہ مشاورت ۱۹۳۸ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی شرح پندرہ فی صدی کے بجائے دس فی صدی مقرر فرمائی تھی۔ اس شرح سے جو چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ تجویز کیا گیا تھا۔ اس میں ابھی دس ہزار روپے کی کمی ہے۔ اور اس کمی کی وجہ سے انجمن مقروض ہے۔ یہ قرض اسی صورت میں بے باق ہوسکتا ہے۔ جبکہ ہر ایک فرد اور جماعت سے مجوزہ شرح سے یہ چندہ وصول ہو۔ چونکہ اب سال تمام میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وُہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کا بقایا جلد تر وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں۔ اور اس چندہ کے بجٹ کو پورا کر دیں۔

یہ امر بھی میں جماعت اور جماعت کے ہر فرد کو ذہن نشین کرا دینا چاہتا ہوں کہ یہ چندہ جب تک مطابق بجٹ پورا ادا نہ کر دیا جائے گا۔ اس کا مطالبہ دیگر مستقل لازمی چندوں کی طرح بدستور قائم رہے گا۔ اور وُہ جماعت اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں قاصر سمجھی جائے گی۔ جس کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ مطابق بجٹ ادا نہ ہوگا۔ خواہ اس نے دیگر مستقل لازمی چندے پورے ہی کیوں نہ کر دیئے ہوں۔

اسی طرح جن جماعتوں کو گرانٹ ملتی ہے ان کے لئے بھی اس چندہ کی کمی آئندہ حصول گرانٹ میں اثر انداز ہوگی۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نہائت ضروری اعلان

سال تمام میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اپنا اپنا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

خریداران خطبہ جمعہ کو اطلاع

چونکہ اس ہفتہ خطبہ جمعہ شائع نہیں کیا جاسکا۔ اس لئے اس کی بجائے عام پرچہ بھیجا جا رہا ہے جو احباب صرف خطبہ جمعہ کے خریدار ہیں وُہ اس پرچہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھری افضل حق کے خطبۂ صدارت پر نظر

تکمیل دین کیلئے نہیں بلکہ تجدید دین کیلئے اجرائے نبوت کی ضرورت (۲)

تسلیم کرتے ہوئے کہ احرار کی انتہائی مخالفانہ کوششوں کے باوجود لوگ کثرت سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں عقل کے اندھے کہنے والے چودھری افضل حق صاحب اگر قدر اپنی عقل وفہم کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ لکھتے ہیں:-

"تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کرکے ذوق سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح فن تعمیر کے ماہر ایسے کور ذوق لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سچے مسلمان ایسے مذہب کو قبول نہیں کر سکتے"

اس میں شبہ نہیں۔ کہ تاج محل پر مٹی کا بھدا سا گھروندا تیار کرنا ذوق سلیم کی توہین ہے۔ لیکن یہ مثال "تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوۃ" کے متعلق اس وقت پیش کی جا سکتی جب اجرائے نبوت کے قائل لوگ یہ دعوے کرتے۔ کہ تکمیل دین کے لئے کوئی نبی آنا چاہیئے۔ اور فلاں نبی اس غرض کے لئے آیا۔ لیکن جب ان کا عقیدہ ہی یہ ہو۔ کہ تکمیل دین کے لئے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ وہ کامل دین ہے۔ تو پھر تاج محل پر گھروندے کی مثال ان پر منطبق نہیں ہو سکتی:-

ان الفاظ میں جو چودھری افضل حق صاحب کے پیش نظر جماعت احمدیہ ہے لیکن ہم انہیں کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفائے کرام یا جماعت کے کسی اور سرکردہ اہل قلم کی تحریر سے اس ادعا کا ثبوت مہیا کریں اور دکھائیں۔ کہ جماعت احمدیہ تکمیل دین کے لئے اجرائے نبوت کی قائل ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ اور یقیناً نہیں کر سکتے۔ تو انہیں لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک من گھڑت بات پیش کرنے پر کچھ تو نادم ہونا چاہیئے۔ ان کے لئے تو ممکن نہیں۔ کہ اپنے ادعاء کا کوئی ثبوت پیش کر سکیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کی نبوت کا دعوے کیا اور جماعت احمدیہ آپ کے متعلق کیا عقیدہ رکھتی ہے:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

۱ "ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوے کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے۔ وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کریگا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دیگا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے" (انجام آتھم صفحہ ۲۷)

۲- "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا" (آخری خط بنام اخبار عام)

۳- "خدا تعالے کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱)

۴- "میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح صفحہ ۳)

یہ چند حوالجات جو بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن فیوض سے الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ آپ ہی کے فیض سے انعام نبوت پانے کا دعوے کیا۔ اور آپ نے آپ کو اسلام کا پابند قرار دیا ہے جماعت احمدیہ آپ کے متعلق جو عقیدہ رکھتی ہے وہ یہ ہے:-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں:-

"میرا اور تمام ان احمدیوں کا جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ صحیح تعلق رکھتے ہیں اور خود حضرت مسیح موعود کا ہرگز ہرگز یہ مذہب نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کو منسوخ کرے۔ یا اس کے بعض احکام پر خط نسخ کھینچ دے۔ یا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر ہو کر کچھ حاصل کر سکے۔ بلکہ ہم ایسے شخص کو جو بعد آنحضرت کے بلا واسطہ فیض پانے کا دعوی کرتا ہے۔ یا بعد قرآن کریم کے نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ لعنتی اور کذاب خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کے فیض سے فیضیاب ہو۔ اور بعد قرآن کریم کے کوئی اور شریعت نہیں۔ نہ پورے طور پر اسے منسوخ کرنے والی۔ اور نہ اس کے کسی حصہ کو منسوخ کرنے والی۔ قرآن کریم کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ اور نہ اس کی زیر وزبر میں تغیر کر سکتا ہے۔ چہ جائیکہ اس کے بعض احکام کو بدل دے۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی صاحب کمال نہیں گزرا۔ پس کمال کے بعد کسی اور شے کی حاجت نہیں رہتی۔ اب جو آئے گا۔ آپ کے کمالات کے اظہار اور اس کے اثبات کے لئے آئے گا"

(حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۸۴)

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے غلام قرآن کریم کو کامل شریعت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل نبی یقین کرتے ہیں۔ اور ان سے ایک بال بھر علیحدگی دنیا و آخرت کی تباہی سمجھتے ہیں۔ ہاں یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض اور دین اسلام کی کامل اطاعت کے باعث خدا تعالےٰ نے

168

متاعِ ایمان کے راہزن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

۴۔ مومنانہ جرأت کا فقدان

انسان جن امور کی بنا پر بعض دفعہ نیکی کے حصول سے محروم رہ جاتا ہے ان میں سے ایک بہت بڑا سبب جس کی طرف بالعموم بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ بزدلی اور قوتِ مقابلہ کا فقدان ہے۔ ایسا شخص دعوے تو یہ کیا کرتا ہے۔ کہ اس نے نیکی کی حقیقت کو سمجھ لیا۔ مگر جب عمل کا وقت آتا ہے جب قول کو فعل کا جامہ پہنانے کا موقعہ آتا ہے تو اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کی عملی قوتیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنے دعووں کی بنیاد تودۂ ریگ پر رکھی تھی۔ جو حوادث کی آندھیوں کا ایک لمحہ کے لئے بھی مقابلہ نہ کر سکی۔ ایسا شخص نہ صرف دینی لحاظ سے اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اسے اچھی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی کوئی اچھی شہرت حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عدم استقلال اور بزدلی کو ہر انسان بُرا سمجھتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ بزدلی مذہب کے معاملہ میں ظاہر ہو۔ یا دنیا کے معاملہ میں۔ بلکہ اگر کھلے الفاظ میں حقیقت بے نقاب کی جائے تو یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ کہ ایسے شخص کا قلب بشاشتِ ایمان سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے اندر بشاشتِ ایمان پیدا ہو جائے۔ تو خواہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔ وہ اپنے ایمان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب ایمان کا ایک ذرہ بھی انسانِ مومن کو اس قدر بڑی قربانی کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ تو یہ قطعی طور پر ناممکن ہے۔ کہ کسی شخص کے اندر در حقیقت میں سچا ایمان ہو۔ اور وہ اس کے اظہار کی اس لئے جرأت نہ کر سکے۔ کہ اس سے اس کے دوست ناراض ہو جائیں گے۔ یا رشتہ دار اس سے الگ ہو جائیں گے خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں رشتہ داروں اور دوستوں کا تو کیا ذکر ساری دنیا اپنی مجموعی حیثیت میں بھی کوئی طاقت نہیں رکھتی۔ پس جو شخص مذہب کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ جیفۂ دنیا کا طالب ہے۔ اور گو اسے مذہب سے بھی ایک حد تک لگاؤ ہوگا مگر ایسا ہی جس طرح چلتے ہوئے انسان پر کسی دوسرے شخص کا سایہ پڑ جاتا۔ اور پھر جلد ہی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے میں جو موانع عام طور پر روک بنا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک جرأت و بسالت کا فقدان بھی ہے ان پر حقیقت منکشف ہو چکی ہوتی ہے۔ احمدیت کی صداقت ان کے قلوب تسلیم کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خدمات ان سے پوشیدہ نہیں ہوتیں۔ مگر محض اس لئے وہ قبولِ حق سے محروم رہ جاتے ہیں کہ ڈرتے ہیں اگر ہم لوگوں نے احمدیت قبول کی تو رشتہ دار ناراض ہو جائیں گے دوست الگ ہو جائیں گے۔ یا جائداد سے بے دخل کر دیئے جائیں گے۔ حالانکہ یہی روکیں صحابہ کے سامنے تھیں۔ انہیں بھی یہ تمام خوف دامنگیر تھے۔ مگر انہوں نے حق کے مقابلہ میں ان میں سے کسی چیز کی پروا نہ کی۔ اور مردانہ وار میدانِ کربلا میں کود پڑے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ جس میدان میں ہم کودنے لگے ہیں اس میں چاروں طرف سے آگ کی لپٹیں ہمیں جلانے کی کوشش کریں گی مگر جب وہ کود چکے تو انہیں دکھائی دیا کہ جسے وہ آگ سمجھتے تھے حقیقت میں وہ گلزار تھا۔ جسے نار سمجھتے تھے وہ نور تھا۔ مخالفت کی آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ایمان کی حلاوت ان کے پائے استقلال میں ایک لمحہ بھر کے لئے بھی لغزش پیدا نہ کر سکی۔

پس تقوے کی راہوں کا ایک بہت بڑا راہزن بزدلی ہے۔ یہ وہ چور ہے جو ایمان کو اس طرح چرا کر لے جاتا ہے کہ انسان کو محسوس تک نہیں ہوتا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ میں نے احتیاط سے کام لیا۔ اور وہ یہ نہیں سمجھ رہا ہوتا کہ اس نے خطرناک غفلت کا ثبوت دیا۔ قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ کہ بعض دوزخی یہ کہیں گے کہ کاش ہم فلاں کو دوست نہ بناتے۔ اس کو دوست بنانے کا یہ ثمرہ ملا کہ ہم دوزخ میں گر گئے ایسا شخص بھی عہدِ دوستی کے پاس کی وجہ سے قبولِ حق کی جرأت نہیں کرتا۔ اور اس طرح دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر شخص کو اس قسم کی غفلت سے بچائے۔ اور مردانہ وار صداقت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔

۵۔ حرص

دنیا میں کئی دوزخ ہیں مگر ایک ایسا دوزخ جس کی آگ انسان کے قلب پر جلتی رہتی ہے وہ حرص ہے ہر وقت یہ خیال رہنا کہ مجھے یہ بھی مل جائے مجھے وہ بھی مل جائے۔ الامان والحفیظ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک انسپکٹر پولیس سخت رشوت خوار تھا۔ مگر اس کا طریق یہ تھا۔ کہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد رشوت لیا کرتا اور ادھر تو گالیاں دیتا جاتا۔ کہ کمبخت مجھے کیوں سور کھلاتے ہو کیوں میری عاقبت برباد کرتے ہو۔ اور ادھر روپیہ بھی مٹھی میں دباتا جاتا۔ پھر اس کی حرص یہاں تک بڑھ گئی۔ کہ دوکانداروں سے گوشت اور سبزی تک کے نمونے منگواتا۔ اور ان سے گذراوقات کرتا۔ آخر اسے پہلے تو داماد لوٹ کر لے گیا پھر رشوت ستانی کا اس پر مقدمہ چل پڑا جس میں اسے سات سال قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ جب سات سال قید کاٹ کر آیا۔ تو دو روپے ماہوار پر ایک جگہ ملازم ہوا اسی اثناء میں کوئی رشوت کا موقعہ اس کے سامنے آیا۔ تو وہ کہنے لگا ابھی رشوت نہیں لیتا۔ پندرہ روپے تک پہنچ لوں تو پھر رشوت لوں گا۔ غرض اتنی مصیبت دیکھنے کے باوجود حال یہ تھا کہ نصیحت اس نے پھر بھی حاصل نہ کی۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اگر ابنِ آدم کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ ضرور تیسری وادی کی خواہش کرے گا۔ اور کبھی بھی پہلی دو وادیوں پر قناعت نہیں کرے گا۔ حالانکہ مال و اسباب سب فانی چیزیں ہیں۔ اور فانی چیزوں کی حرص کرنا عقل و سمجھ سے عاری ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ اگر نیک اعمال کی حرص کی جائے تو اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر انسانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ فانی چیزوں کے حصول کی حرص کرتے ہیں۔ اور اس حرص کا خاتمہ اس وقت ہی ہوتا ہے۔ جب انسان قبر میں جا پڑتا ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں مسافروں کی طرح رہنا چاہیئے۔ اگر کوئی انسان ایسا کرے تو وہ کبھی حریص نہیں بن سکتا۔ یہ حرص کبھی مال و دولت کے لئے ہوتی ہے کبھی انواع و اقسام کے کھانوں کے لئے ہوتی ہے۔ کبھی جذباتِ شہوانی کے لئے ہوتی ہے۔ ایک آگ سی لگی رہتی ہے۔ نہ اس پہلو کل ہوتی ہے نہ اس پہلو۔ صوفیا لکھتے ہیں کہ حرص کا علاج یہ ہے۔ کہ انسان اپنے مال میں سے صدقہ کا سلسلہ شروع کر دے۔ اور اس طرح خدا کے لئے اپنے ہاتھ سے کم کرنا شروع کر دے۔ اگر زیادہ روپیہ کی حرص ہو تو پہلے روپیہ میں سے کچھ صدقہ دے دے۔ مگر اس کے لئے بھی ایک عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو حریص کے اندر نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا علاج دعا۔ استغفار درود اور لاحول ہی ہے۔ یا قانع اصحاب کی صحبت۔ اگر انسان اپنی موت کو یاد رکھے تو حرص کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ دوسروں کو مرتے دیکھ کر بھی انسان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ میں نے بھی ایک دن مرنا ہے۔

وہ اسی خیال میں مست رہتا ہے کہ شاید یہ سلسلہ دوسروں کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ یہاں تک کہ اس کی بھی باری آجاتی ہے۔ اور حسرت و ارمان کی ایک دنیا اپنے ساتھ لئے چلا جاتا ہے۔

۱۶۔ رزق حرام

رزق حرام بھی ایک روحانیت کے دلدادہ کے لئے سم قاتل ہے مگر عجیب بات یہ ہے لوگ یہ تو خیال رکھیں گے کہ ان کے لباس پر کوئی نجاست کا دھبہ نہ لگے۔ مگر وہ اس بات کا خیال نہیں رکھیں گے۔ کہ کہیں ان کے جسم کے اندرونی اعضاء جن کا لازمی اثر بیرونی اعضاء پر بھی ہوتا ہے۔ رزق حرام سے پرورش نہ پائیں۔ ان کے کپڑے پر تو ایک چھینٹا بھی ناپاک پانی کا پڑ جائے تو کہیں گے۔ اف کپڑا گندہ ہو گیا لیکن اگر حرام کے طور پر انہیں سو روپیہ مل جائے تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سمائیں گے۔ حالانکہ ناپاک پانی تو صرف کپڑے کو خراب کرتا ہے۔ اور رزق حرام تمام جسم اور روح کو ملوث کرتا ہے رزق حرام کئی قسم کا ہوتا ہے۔ سود کھانا رزق حرام ہے۔ چوری کا مال رزق حرام ہے۔ جائز منافع کی حدود کو توڑ کر دھوکا سے دوسرے سے زیادہ قیمت وصول کر لینا بھی رزق حرام ہے۔ بلکہ اگر کوئی ملازم یا کارکن دیانتداری سے اپنے مفوضہ کام کو سرانجام نہیں دیتا۔ اور تنخواہ پوری وصول کرتا ہے تو وہ بھی رزق حرام کماتا ہے۔ اسی طرح اس کی باریک در باریک شقیں ہیں۔ تاجر اگر اپنے مال میں کھوٹ ملا کر بیچ دیتا ہے۔ تو اس کی قیمت کا ایک حصہ بھی رزق حرام پر مشتمل ہوگا۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ ان تمام شقوں سے بچے۔ اور اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک بہت پڑھا کرے۔ اور سمجھے کہ حرام کھانا ہی حرام نہیں بلکہ حرام طریقوں سے کسب معیشت کرنا بھی ناجائز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رزق حلال کے استعمال کی بارہا تاکید کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ اس کے

ہ نتیجہ میں اعمال صالحہ پیدا ہوتے ہیں۔ پس اگر کوئی دیکھے کہ اسکی روحانیت کمزور ہو رہی ہے۔ تو وہ علاوہ اور باتوں کے حصول رزق کے طریقوں پر بھی غور کرے۔ ممکن ہے کوئی ایسی کمزوری ہی اس کے

ویدک لٹریچر اور ذبیحہ گائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کی مسلمہ مذہبی کتب میں جانوروں کی قربانی کا ذکر

(۱)

ترقی ملک کے لئے امن و صلح کی ضرورت

امن اور صلح ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن کی بناء پر مختلف مذاہب کے لوگ ایک وقت میں ترقیات قومی و ملکی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ کوئی ایک فرد یا ایک آدھ خاندان یا کسی قوم کا ایک حصہ بغیر امن اور صلح کے عارضی ترقی کر جائے۔ مگر یہ کبھی ممکن نہیں کہ ایسا ملک امن اور صلح کے بغیر ترقی کر سکے جس کے باشندے مختلف مذاہب کے پیرو ہوں۔ ہندوستان مذاہب کی نمائش گاہ ہے۔ ہر مذہب کے لوگ اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور چونکہ یہاں کے باشندوں میں باہم صلح نہیں۔ اس لئے آئے دن خطرناک طور پر فسادات ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں بکروں کی طرح انسان ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ اور فساد کے وقت مہذب اور تعلیم یافتہ لوگوں سے ایسی مذموم حرکات صادر ہوتی رہتی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر شرم و ندامت سے گردن جھک جاتی ہے۔ ڈاکو بھی ڈاکہ ڈالتے وقت بچوں اور بوڑھوں کی جان نہیں لیتے مگر فرقہ وارانہ فساد کے وقت بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لوگوں کے ہاتھوں بیگناہ عورتیں بچے اور بوڑھے بھی مارے گئے۔ اور ایسے خطرناک فساد زیادہ تر مذہبی جھگڑوں کی بناء پر ہی ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں نہایت ضروری ہے۔ کہ ان جھگڑوں کا تصفیہ ہو جائے جو ملک کے امن کو برباد کرنے والے ہیں

مسئلہ گاؤکشی

ہندو اور مسلمان ہندوستان میں دو ایسی قومیں ہیں کہ اگر ان میں صلح ہو جائے تو وہ سارے ملک کی صلح کہلا سکتی ہے۔ اور انہی دو قوموں میں فساد ہونے سے سارے ملک کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری کا ہے۔ جس کے باعث بیسیوں مسلمان ہر سال موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہیں۔ اور جب سے ہندوؤں کی وزارتیں قائم ہوئی ہیں من حیث المجموع ہندو اس امر کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان سے گئوکشی کو بالکل بند کر دیا جائے۔

مجھے یاد ہے ۱۹۳۷ء میں بنارس کے ہندوؤں نے جب یہ مقدمہ مسلمانوں کے خلاف چلایا۔ کہ کاشی ہمارا تیرتھ ہے اس لئے یہاں گئوکشی بالکل بند ہونی چاہیئے تو اس میں تمام بڑے بڑے ہندو چندہ دیتے رہے۔ اور کانگرس کے رکن بھی اس میں شامل تھے۔ ادھر مسلمانوں کا یہ ایک مذہبی اصول ہے جسے وہ کسی کے جبر سے نہیں چھوڑ سکتے۔ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ کبھی کوئی قربانی کی عید ایسی نہیں گزری جس میں ہندوؤں نے کہیں نہ کہیں فساد نہ کیا ہو۔ پس اس وقت ملک کے امن کو قائم رکھنے اور ہندو مسلم اتحاد کو حقیقی رنگ دینے کے لئے یہ از حد ضروری ہے۔ کہ اس مسئلہ کی عوام پر حقیقت و اصلیت واضح کی جائے۔ کیونکہ فساد کی ابتدا عموماً ایسے ہی لوگوں سے ہوا کرتی ہے جن کا اپنا دماغ نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسروں کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔

ویدک لٹریچر اور گائے کی قربانی

ویدک لٹریچر کو پوری طرح جاننے والے ہندوؤں میں تو کیا ان کے پنڈتوں میں بھی جن کا فرض ہی ویدوں کا پڑھنا پڑھانا ہے بمشکل ایک فی صدی ملتے ہیں جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک دن میں کچھ وقت جب کہ بنارس میں گُرودت دویدی سے پڑھ رہا تھا۔ تو اس دن کا تیاین شروت سوتر میں اشومیدھ یگیہ یعنی گھوڑے کی قربانی کا سبق تھا انہوں نے حساب لگا کر بتایا۔ کہ صرف اس یگیہ میں ۳۲۷ جیون ذبح کئے جاتے ہیں۔ یہ بتا کر آپ ذرا آگے بڑھے تو یہ سوتر آ گیا۔ کہ اسکے گاوبھو رو پاہ یعنی چوتھے دن اس یگیہ میں کئی رنگوں والی گائے بھی ذبح کرو۔ اس سوتر پر آپ فرمانے لگے "آج میرا سر شرم کے مارے اونچا نہیں ہوتا"۔ میں نے عرض کیا کیا بات ہے فرمایا جن کے گھر میں یہ لکھا ہوا ہو ان کا کیا حق ہے۔ کہ عید کے دن مسلمانوں کے ساتھ اس لئے فساد کریں کہ وہ گائے کی قربانی دیتے ہیں۔ لیکن دکھ تو یہ ہے کہ ہم میں چند آدمی ہیں جو ان کتابوں کو جانتے ہیں۔ باقی سب لنٹھ (بے وقوف) ہیں۔ جن کو اپنے گھر کا تو پتہ نہیں۔ ڈنڈا لیا اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ دوڑے۔ میں چونکہ اپنے گھر کو جانتا ہوں۔ اس لئے عید کے دن کبھی فساد میں حصہ نہیں لیا"۔

اس شریف ودوان کی گواہی بتاتی ہے کہ آج عام ہندو اپنے گھر سے بھی بے خبر ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کی حیوانی قربانی ان کے گھر میں موجود ہے۔ اختصار کے ساتھ گائے بیل گھوڑے وغیرہ کی قربانی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ویدوں کے رُو سے قربانی کا جواز

اتھروید کانڈ ۱۰ سوکت ۹ منتر ۲ سے ۱۲ تک

बोदहे चर्म भवतु [illegible]
[illegible]मानि ते। [illegible]
[illegible]
[illegible] नृ[illegible]। [illegible]
ते परो[illegible] स[illegible]
[illegible] संमा[illegible]
[illegible] सं य [illegible]
दिवं परेहि [illegible]
यः [illegible] पचाति
[illegible] स कल्पते
[illegible]
सर्वे यन्ति यथायथं
स स्वर्गमारो[illegible]
[illegible] ११ मन्त्र
[illegible]

(ترجمہ) اے گائے تیرا چمڑا دیدی ہو وے اور تیرے بال آسن (بیٹھنے کی چیز) ہوں میری زبان نے تجھے چکھا ہے یگیہ والے لوگ تیری قربانی کے باعث لیبنی سمجھے پاکر مارے خوشی کے ناچتے ہیں۔

۳۔ اے قربانی کی گائے تیرے بال کوچی (برش) کی طرح نرم ہوں۔ اور میری زبان (بوجہ تجھے چکھنے کے پاک ہو) اور تو قربانی میں کام آکر یعنی قربانی والی ہو کر جنت کو چلی جا۔ (۴) جو آدمی گائے کو پکاتا ہے۔ اس کی تمام مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے رتوج (یگیہ کرانے والے جو گائے کو ذبح کرتے ہیں) پوری پوری کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (۵) جو آدمی گائے کی قربانی دیتا ہے۔ وہ جنت کو پا لیتا ہے (۶) گائے (کی قربانی) دینے والا زمین و آسمان کے اعلےٰ اعلےٰ مقامات کو پا لیتا ہے۔ (۷) اے گائے دیوی جو تیرے کاٹنے والے ہیں۔ اور جو پکانے والے ہیں۔ وہ سب تیری حفاظت کریں گے تو ان سے ڈر نہیں۔ (۸) کاٹنے پکانے والوں کے علاوہ وسو نام کے دیوتا دکن کی جانب سے مروت نام کے دیوتا اتر کی جانب سے اور آدتیہ نام کے دیوتا پچھلی جانب سے تیری حفاظت کریں گے (تو ذبح ہو کر جنت میں جانے کے لئے) اگنشٹوم نام یگیہ میں جلدی سے دوڑ کر پہنچ جا۔ (۹) اے گائے سب دیوتا اور پتر اور انسان اور گندھروا اور حوریں بھی تیری حفاظت کریں گی۔ تو جلدی سے اتی راتر نامی یگیہ میں پہنچ جا۔

(۱۰) جو آدمی گائے کی قربانی دیتا ہے وہ زمین۔ آسمان اور جنت کو پا لیتا ہے۔

(۱۱) یہ گائے دیوی گھی سے چپڑی ہوئی۔ آج (بوجہ ذبح ہو کر پکنے) دیوتاؤں کے پاس پہنچ جائے گی۔ اے گائے دیوی تو اپنے پکانے والے کو مت مار بلکہ ذبح ہو کر تیزی کے ساتھ جنت میں چلی جا۔ (۱۲) اے گائے دیوی گھی سے بگھاری اور بھونی ہوئی تیری دونوں گودیں دیوتاؤں کا پہلا کھانا بنے۔ اے دیوی تو ان دونوں گود و ٹکڑوں کو پکا اور جس نے تجھے پکایا ہے اسے بھی جنت میں لے جا۔

یہ جو منتر پیش کئے گئے ہیں ان سے گائے کی قربانی روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہے۔ کہ صرف ایک گائے ہی ذبح نہیں ہوتی بلکہ اور بھی کئی حیوان ذبح ہوتے ہیں۔ (دیکھو کاتیائن شروت سوتر ادھیائے ۶ کنڈ کا ۲ سوتر ۶)

منتروں کی الہامی تفسیر

گائے کی قربانی کے متعلق جو منتر میں نے اتھروید میں سے پیش کئے ہیں۔ ان کے متعلق اتھروید کی الہامی تفسیر گوپتھ برہمن ملاحظہ ہو لیبنی یہ کہ ان منتروں کا ترجمہ ویدک ایشور نے اپنے پیارے رشیوں کو الہاماً کیا بتایا۔ دیکھو گوپتھ برہمن پر۔ پاٹھک ۳ منتر ۱۸

अथातः सवनीयस्य
पशोर्विभागं व्या
ख्यास्यामः उद्धृत्या
वदानानि हनू स
जिह्वे प्रस्तोतुः [illegible]

(ترجمہ) اب ہم یگیہ (قربانی) کے حیوان کی تقسیم کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اس کے ٹکڑے کر کے دونوں جبڑے اور زبان پرستوتا کی ہے۔ (یاد رہے کہ سوم یاگ میں یگیہ کرانے والے کئی براہمن ہوتے ہیں۔ جنکے یہ عجیب عجیب نام آئیں گے۔ جیسے اگنی دھر۔ پرتی پرستھاتا ہوتا وغیرہ یہ سب نام انہی آدمیوں کے رکھے جاتے ہیں۔ جو یگیہ کراتے ہیں۔ جیسے امام الصلوٰۃ نماز پڑھانے والے کو کہا جاتا ہے۔)

اس کا تالو اور حلق ہرتا کا ہے۔ اور باز کی شکل کا جو اس کا سینہ ہے۔ وہ ادگاتا کا ہے۔ اور اس کا داہنا پہلو معہ دائیں کندھے کے ادھوریو کا ہے۔ اور بایاں پہلو (اپگاتاؤں) گانیوالوں کا ہے۔ گائے کا بایاں کندھا پرتی پرستھاتا کا ہے۔ اس کا دایاں جوڑ برہما کا ہے۔ اور اس کا بایاں پیٹھ کا حصہ برہمن آچھنسی کا ہے۔ اس کی جانگ پوتا کی ہے۔ اور اس کا بایاں حصہ ہوتا کا ہے اس کی پنڈل کا نیچے کا حصہ میترا ورن کا ہے۔ اور اس کی بائیں ٹانگ اچھاواک کی ہے۔ اس کا دایاں بازو نیشٹا کا ہے اور بایاں سدسیہ کا ہے۔ گائے کی ریڑھ کی ہڈی کا حصہ اور پیشاب کی تھیلی گھر والے یعنی یگیہ کرنے والے کی ہے۔ اور اس کی دُم گھر والے کی بیوی کی ہے۔ گائے کا دل گردے اور دایاں بازو یہ اگنی دھر کے ہیں۔ اور بایاں بازو اترے کا ہے گائے کے دونوں دائیں پاؤں گھر والے کے ہیں۔ اور دونوں بائیں پاؤں گھر والے کی بیوی کے ہیں۔ اور اس کا ہونٹ ان دونو میاں بیوی کا ہے۔ مگر گھر والا کسی کو دیدے۔ گائے کی ہنسلی کی تین ہڈیاں ہیں۔ گوشت کے گراوستوتا کی ہیں اور دوسری طرف کی ہنسلی کی تینوں ہڈیاں اور اس کے پاخانے کی جگہ اُنیتا کی ہے۔ اور اس کے اوپر کا حصہ ادھوریو کا ہے۔ اس کا پھیپھڑا شمتا (ذبح کرنے والے) کا ہے گائے کا سر سوبرہمن کا ہے اور جو براہمن سبیا کو بلاتا ہے۔ چمڑا اس کا ہے۔ اس طرح بانٹنے سے گائے کے چھتیس ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اور چھتیس حروف ہی برحتی (وید کا ایک بحر) کے ہیں۔ اور جنت کو چھتیس حروف والی برحتی) اس سے گہری مناسبت ہے۔ اس لئے جو آدمی مذکورہ بالا طریق سے گائے کے چھتیس ۳۶ حصے کرتا ہے یعنی ذبح کر کے اس طرح تقسیم کرتا ہے۔ اسے اولاد اور حیوان ملتے ہیں۔ اور جنت بھی مل جاتی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ گائے کا گوشت بڑی خوشی سے استعمال کیا جاتا تھا

ایک وہم اور اس کا حل

ممکن ہے کسی کو شبہ ہو۔ کہ یہ گائے تو صرف یگیہ کرانے والے براہمنوں میں بانٹی ہے۔ اس لئے اس کا کھانا صرف انہیں کے لئے جائز ہے۔ مگر یہ وہم بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب برہمنوں کی عورتوں اور ان کے بچوں کے لئے گائے کھانی جائز ہے۔ تو باقی لوگوں کے لئے کیوں نہیں۔

(حل ثانی) گوپتھ برہمن میں جہاں برہمنوں کے لئے گائے بانٹنے کا ذکر ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے۔

दक्षिणौ पादौ गृहपते
[illegible] भार्याया

گائے کے دونوں دائیں پاؤں گھر والے یعنی یگیہ کرنے والا کا حصہ ہے۔ اور اس کے دونوں بائیں پاؤں اس کی بیوی کے ہیں۔ اور گائے کا ہونٹ ان دونوں (میاں بیوی) کا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ گائے کا گوشت صرف برہمنوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے کھانا جائز تھا۔ اور سب کھاتے تھے۔

اوپر جس گائے کے ذبح کرنے اور بانٹنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سوم یاگ میں ذبح ہوئی ہے۔ کیونکہ اتی راتر اور اگنشٹوم یہ دونوں سوم یاگ کے ہی حصے ہیں۔ اسی سوم یاگ میں ذبح ہونے والے حیوان کے متعلق اتیرے براہمن ادھیائے ۲ کنڈ ۱۱ میں صاف لکھا ہے۔

[illegible Devanagari line]

یعنی اس کا گوشت کھانا چاہئے اور اس کو حاصل کرنے کی آرزو کرنی چاہئے (کہ ہمیں ضرور ملے) یہاں ہر قسم کی تخصیص کی نفی کرتے ہوئے ایک کلیہ قاعدہ قائم کر دیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ گائے کا گوشت کھانا ہر ویدک دھرمی اور غیر ویدک دھرمی کے لئے یکساں جائز ہے

گائے کے گوشت کا استعمال

ویدک لٹریچر کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس زمانہ میں ویدک لٹریچر تیار کیا گیا۔ اس میں ویدک دھرمی گائے۔ بیل کا گوشت کثرت سے کھاتے تھے۔ اور ساتھ ہی باقی حیوانوں اور جانوروں کا گوشت بھی چنانچہ شتپتھ براہمن کانڈ ۳ میں لکھا ہے۔

ब्राह्मणाय वा राज्ञे वा

یعنی راجہ کے لئے اور براہمن کے لئے موٹا بیل یا موٹا بکرا پکاؤ۔ اسی طرح آپستمبہ دھرم سوتر میں لکھا ہے۔

[illegible Devanagari] یعنی گائے بیل کا گوشت کھانا چاہئے۔ اس سوتر میں تخصیص نہیں بلکہ عمومیت ہے۔ کہ سب کو گائے بیل کا گوشت کھانا چاہئے۔

اوپر جو حوالے ہم نے پیش کئے ہیں۔ وہ سب کے سب ثابت کر رہے ہیں۔ کہ (۱) ویدک دھرم میں گائے۔ بیل کا گوشت کھانا نہ صرف جائز تھا۔ بلکہ اس کے کھانے کا حکم ہے۔ دوسرے یہ کہ اس زمانے میں سب ویدک دھرمی گائے اور بیل کا گوشت کھاتے تھے۔ تیسرے یہ کہ قربانی کی گائے ذبح ہو کر خود بھی جنت کو جاتی ہے۔ اور قربانی دینے والے اور اس کا گوشت کھانیوالے کو بھی جنت میں لے جاتی ہے

خاص تقریبوں پر گائے ذبح کرنا

ثبوت اوّل ۔ اوپر یہ بتایا جا چکا ہے ۔ کہ ویدک لٹریچر نے گائے اور بیل کا گوشت کھانے اور کھلانے کا حکم دیا ہے ۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ بہ نسبت دوسرے حیوانوں کے ویدک دھرمی روزمرہ اور خاص الخاص وقتوں میں صرف گائے اور بیل کا ہی گوشت کھاتے تھے ۔ اشٹادھیائی گریمر کی ایک مستند کتاب ہے ۔ اس کے ادھیائے ۳ پاد ۴ پر لکھا ہے داش گو گھنو سمپر دانے ۔ اس سوتر میں دوسرا لفظ گوگھن ہے ۔ اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ "جس کے لئے گائے کو ذبح کرتے ہیں" اس کا نام ہے گوگھن یعنی مہمان ۔ اور یہ نام مہمان کا محض اس لئے رکھا گیا ۔ کہ اس کے لئے گائے کو خاص طور پر ذبح کیا جاتا تھا اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ ویدک دھرمی مہمان کے لئے خاص طور پر گائے ذبح کر کے اسے کھلاتے تھے ۔

پھر ایک رسم مدھوپرک ہے ۔ وہ یہ کہ استاد ۔ رتوگ (یگیہ کرنے والا برہمن) دولہا ۔ راجہ ۔ دوست ۔ سناتک (جو کہ اپنی تعلیم مکمل کر چکا ہو ۔) ان کی سال میں ایک دفعہ مہمان نوازی یوں کی جاتی تھی ۔ کہ انہیں بلا کر پہلے ان کے پاؤں دھلاتے پھر ان کو دہی میں شہد ملا کر بطور ناشتہ دیتے ۔ اور پھر گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت ان کو کھلاتے ۔ اور گائے کے گوشت کا ہونا اس میں اس قدر ضروری ہے ۔ کہ بغیر اس کے مدھوپرک کی رسم ادا ہو ہی نہیں سکتی تھی ۔ صاف لکھا ہے "نا مانسہ ایدار گہ سیات" یعنی گوشت کے بغیر مدھوپرک ہو ہی نہیں سکتا ۔ پارسکر گرہیہ سوتر اور وہ گوشت کسی بکرے یا مرغ کا نہ ہو ۔ بلکہ وہاں صاف "گو" گئو کا نام لکھا ہے اس سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے ۔ کہ خاص اوقات یعنی تقریبوں وغیرہ پر ویدک لٹریچر نے گائے کا ذبح کر کے کھانا کار ثواب قرار دیا ہے ۔ اور ویدک دھرمی ایسا کیا کرتے تھے ۔

اسی طرح ایتریے براہمن سوم یاگ کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھتا ہے

भद्रं म भ्रल्ल सोमे

राज्ञागते तद्‌
वाहो मनुष्यरा

جب سوم[1] کو گاڑی پر لاد کر یگیہ کرنے کی جگہ پر اتارتے ہیں تو اس وقت آگ کو متھن کرتے ہیں ۔ جیسا کہ آجکل قاعدہ ہے ۔ کہ کوئی راجہ آ جائے یا اور کوئی قابل عزت آدمی آ جائے ۔ تو اس کے لئے بیل کو یا حمل گرانے والی گائے کو ذبح کرتے ہیں سوم بھی چونکہ ایک راجہ ہے ۔ اس کے لئے آگ کو متھا جاتا ہے ۔

اسی طرح مہابھارت میں لکھا ہے ۔

राज्ञो महानसे पूर्व
रन्तिदेवस्य वै द्विज
...

یعنی راجہ رنتی دیو کے باورچی خانہ کے لئے روزانہ دو ہزار حیوان اور دو ہزار گائیں ذبح ہوتی تھیں ۔ ان دونوں حوالوں سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ ویدک دھرمی کثرت سے گائے اور بیل کا گوشت کھاتے تھے ۔

اس کی مثالیں اور بھی بہت سی ملتی ہیں ۔ لیکن بخوف طوالت اسی پر اکتفا کی جاتی ہے اسی طرح گائے کی قربانی کا حکم کرشن یجروید میں پایا جاتا ہے ۔ ملاحظہ ہو : ۔

[illegible] ۲۔۱۔۶

द्यावा पृथिव्या ...
... یعنی بیماری میں پھنسا ہوا آدمی زمین اور آسمان ان دونوں دیوتاؤں کے نام سے گائے کو ذبح کرے آگے ورق ۴۹ پر لکھا ہے

बार्हस्पत्य
... यामा ...

یعنی روحانیت کا طالب برہسپتی دیوتا کے نام سے ایسی گائے کو ذبح کرے ۔

[1] سوم ایک قسم کی بیل ہوتی تھی جیسے تربوز وغیرہ کی بیلیں ہوتی ہیں ۔ اسے گاڑی پر لاد کر یگیہ کرنے کی جگہ پر لاتے تھے ۔ پھر اس کو پتھروں سے کوٹ کوٹ کر اس کا رس نکالتے تھے ۔ اور اس کا آگ میں ہوم کرتے تھے ۔ اس رس کا نام بھی سوم ہی تھا ۔ اس یگیہ کا نام سوم یاگ ہے ۔ اس کے چار حصے ہیں ۔

अग्निष्टोम अतिरात्र
उक्थ्य षोडशी

جس کی پیٹھ پر سفید بال ہوں ۔ آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۸۸ پر

मैत्रावरुणीम्
द्विरूपामालभेत

یعنی بارش کا طالب متر اور ورن ان دو دیوتاؤں کے نام سے دو رنگ والی گائے کو ذبح کرے

मैत्रावरुणीं द्विरूपाम्

یعنی اولاد کا طالب متر اور ورن ان دو دیوتاؤں کے نام سے دو رنگوں والی گائے کو ذبح کرے ۔ آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۸۹

वैश्वदेवीं बहुरूपाम्
आलभेत

یعنی رزق کا طالب وشوے دیوا نام کے دیوتاؤں کے نام سے کئی رنگوں والی گائے کو ذبح کرے آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۸۸

वैश्वदेवी

یعنی گاؤں کا

बहुरूपामालभेत

طالب وشوے دیوا نام کے دیوتاؤں کے نام سے کئی رنگوں والی گائے کو ذبح کرے اس کے علاوہ اشومیدھ (گھوڑے کی قربانی) کے ذکر میں لکھا ہے

[illegible]

یعنی چوتھے دن کئی رنگوں والی گائیں ہی مارنی چاہئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر اس گھوڑے کی قربانی کے خاتمہ کے متعلق لکھا ہے ۔

[illegible]

یعنی خاتمے کے دن اکیس گائیں ماری جائیں ۔

حوالے تو اور بھی بہت سے ہیں مگر سب کا درج کرنا ضروری نہیں صرف انہی پر اکتفا کرتے ہوئے اب ویدک لٹریچر سے بیل کی قربانی ثابت کی جائے گی ۔ انشاء اللہ العزیز

خاکسار ۔ ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن مولوی فاضل کاویہ تیرتھ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت کی ذمہ واری

چندہ جلسہ سالانہ مشاورت ۳۸ئہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لازمی قرار دیتے ہوئے ۔ اس کی شرح بجائے پندرہ فیصدی کے دس فیصدی مقرر فرمادی ہوئی ہے ۔ اسی شرح سے جو چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ تجویز کیا گیا تھا ۔ اس میں ابھی دس ہزار روپے کی کمی ہے ۔ اس کمی کی وجہ سے انجمن مقروض ہے ۔

یہ قرضہ اسی صورت میں بیباق ہو سکتا ہے ۔ جبکہ ہر ایک فرد اور جماعت سے مجوزہ شرح سے چندہ وصول ہو ۔ چونکہ اب سال تمام میں صرف چند دن رہ گئے ہیں اسلئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے ۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کے بقایا کو جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں ۔ اور اس چندہ کے بجٹ کو پورا کر دیں ۔

میں یہ امر بھی جماعت اور جماعت کے ہر ایک فرد کو ذہن نشین کرا دینا چاہتا ہوں کہ یہ چندہ جب تک مطابق بجٹ پورا پورا ادا نہ کر دیا جائے گا ۔ اس چندہ کا مطالبہ دیگر مستقل لازمی چندوں کی طرح بدستور قائم رہے گا ۔ اور وہ جماعت اپنی ذمہ واری کو پورا کرنے میں قاصر سمجھی جائے گی جس کی طرف سے چندہ سالانہ مطابق بجٹ ادا نہ ہو جائیگا خواہ انہوں نے دیگر مستقل لازمی چندے پورے ہی کیوں نہ کر دئیے ہوں ۔

اسی طرح جن جماعتوں کو گرانٹ مل رہی ہے ۔ ان کو بھی مطلع رہنا چاہیئے ۔ کہ ان کے لئے بھی اس چندہ کی کمی آئندہ حصول گرانٹ میں اثر انداز ہوگی ٭

ناظر بیت المال قادیان

ترقی جماعت کے ساتھ ضروریات

جماعت احمدیہ میدان (برما) جو ایک نئی جماعت ہے ۔ اور اکثر افراد اس کے غریب ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر مندرجہ ذیل کتب کوئی دوست ان کی لائبریری کو عطا فرما سکیں تو یہ ان کے لئے بطور صدقہ جاریہ کے ہوگا ۔ (۱) طبقات کبیر (۲) موضوعات کبیر (۳) ابن ماجہ (۴) حجج الکرامہ (۵) فتوحات مکیہ (۶) ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق تمام اصل اشتہارات و اخبارات وغیرہ ۔ (۷) شرح عقائد نسفی (۸) نبراس (۹) ابو داؤد (۱۰) اکمال الاکمال ۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اہم ملکی حالات و واقعات

مسئلہ راجکوٹ کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کا بیان

گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکر راجکوٹ پہنچ گئے ہیں۔ تا اصلاحاتی کمیٹی میں ان کے حقوق کی نگہداشت کا انتظام کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے وہاں گاندھی جی سے ملاقات کی۔ مگر چونکہ گاندھی جی پر انفلوائنزا کا حملہ ہو گیا ہے۔ اس لئے زیادہ تفصیلی گفتگو نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ راجکوٹ اصلاحاتی کمیٹی میں اچھوتوں کو نمائندگی سے محروم کر کے گاندھی جی نے پونا پیکٹ کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ اس پیکٹ کے رو سے یہ ضروری ہے۔ کہ پولیٹیکل مقاصد کے لئے اچھوتوں کی علیحدہ اور مستقل ہستی تسلیم کی جائے لیکن گاندھی جی کو اس نظریہ پر اصرار ہے۔ کہ وہ خود اور کانگریس تمام جماعتوں اور فرقوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ دلیل وہ پونا پیکٹ کے موقعہ پر بھی بہت زور سے پیش کرتے تھے۔ میں نے ان کو مشورہ دیا تھا۔ کہ کانسٹی ٹیوشن کی ترتیب کا کام سر سپرو یا ان جیسے کسی اور قانون دان کے سپرد کر دیا جائے جس کے سامنے برٹش پارٹی اور دوسری قومیں بھی اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر پیش کر دیں۔ مگر افسوس کہ گاندھی جی نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اصلاحاتی کمیٹی کی رپورٹ میں کسی رد و بدل کی اجازت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اس کا نفاذ ہی دیکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی صورت میں ممکن نہیں۔ اس کمیٹی کے قیام کے متعلق دربار راجکوٹ نے جو نوٹیفکیشن شائع کیا تھا۔ اس میں صاف طور پر یہ مرقوم ہے۔ کہ اصلاحاتی کمیٹی جو رپورٹ پیش کرے گی۔ دربار اس پر غور کرے گا۔ یہ نہیں۔ کہ وہ اسے اسی صورت میں منظور کرے گا۔ اسی نوٹیفکیشن کے رو سے اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ اس میں مناسب رد و بدل کر سکے۔

پنجاب اسمبلی کی ۱۹ اپریل کی کارروائی

پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر سردار بہادر دسوندھا سنگھ کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک کل پیش نہ ہو سکی تھی۔ آج سپیکر نے اسے ہاؤس کے سامنے رکھا۔ تا حسب قواعد اسے پیش کرنے کی اجازت حاصل کی جا سکے۔ ایسی تحریک کے پیش ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کم سے کم پچاس ممبر اس کی تائید کریں۔ اس لئے آنریبل سپیکر نے کہا کہ اس کے مؤیدین کھڑے ہو جائیں۔ لیکن کانگریسیوں نے اعتراض کیا۔ اور کہا کہ پچاس ممبروں کی تعیین کا قاعدہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے سراسر منافی ہے۔ اس لئے اس کی پابندی کی ضرورت نہیں۔ آنریبل سپیکر نے کہا۔ کہ میں اس بحث میں اب نہیں پڑ سکتا۔ پنجاب اسمبلی کے لئے قواعد موجود ہیں۔ میں ان کی پابندی کرانے کے لئے مجبور ہوں۔ آپ لوگ چاہیں۔ تو ان قواعد کی اصلاح کرا سکتے ہیں۔ لیکن جب تک یہ موجود ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے جب اس تحریک کے مؤیدین کھڑے ہوئے تو ان کی تعداد صرف ۴۹ تھی۔ اور یہ بات کانگریسیوں کے لئے انتہائی ذلت اور ندامت کا موجب ہونے والی تھی۔ کہ عین اس وقت ایک اور کانگریسی ممبر صاحب بھاگتے اور ہانپتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اور اپنی پارٹی کو اس خفت سے بچا لیا۔ اس پر کانگریسیوں کی طرف سے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے گئے۔ ہندو انڈی پنڈنٹ پارٹی نے کانگرس پارٹی کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ اس کے ممبر اجلاس سے غیر حاضر رہے۔ ان کا بیان ہے کہ کانگرس پارٹی نے یہ تحریک ہمارے مشورہ کے بغیر پیش کر دی ہے۔ اس لئے اس کی تائید کے ہم پابند نہیں ہیں۔ مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی نے کانگرس کا ساتھ دیا۔ اور عیسائی ممبر مسٹر جلال الدین عنبر غیر جانبدار رہے۔ حصول اجازت کے بعد اب اس پر بحث کا مرحلہ باقی تھا۔ از روئے قواعد ایسی تحریک پر بحث چودہ روز کے بعد ہو سکتی ہے اور چونکہ اسمبلی کا یہ اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اب اس پر آئندہ اجلاس میں ہی بحث ہو سکے گی۔ جو غالباً اگست یا ستمبر میں ہو گا۔ اس پر مخالف پارٹی نے بہت ہنگامہ بپا کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ اس پر بحث کے لئے چودہ روز کے بعد ایک اجلاس بلا لیا جائے۔ لیکن یہ تجویز منظور نہ ہو سکی۔

ایک مسلمان کی طرف سے ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان فقراء و اولیاء کے مزاروں اور مقبروں پر عورتوں کا ناچنا ممنوع قرار دیا جائے۔ اور جو شخص اس جرم کا مرتکب ہو۔ اسے ایک سال قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی جائے۔ یہ بل اس قابل ہے۔ کہ تمام صوبہ کے مسلمان اس کی تائید و حمایت کریں۔ تا اس مخرب اخلاق رواج سے صوبہ کی فضاء پاک ہو سکے۔

۱۹ اپریل کے سرکاری گزٹ میں گورنمنٹ نے بھی ایک بل شائع کیا ہے۔ کہ جس کے رو سے تمام صوبہ کے مسلمان زمینداروں سے مالیہ اراضی کے ساتھ ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے شاہی مسجد لاہور کی مرمت اور وقف فنڈ کے لئے ٹیکس وصول کیا جا سکے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس طرح پانچ لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ جو امید ہے کہ ایک ہی سال کے مالیہ کے ساتھ پورا ہو سکے گا۔ اس میں سے تین لاکھ تو مرمت پر صرف ہو گا۔ اور باقی دو لاکھ سے وقف فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اگر کوئی زمین سرکاری ملکیت ہو گی۔ تو اس کا ٹیکس مزارعہ سے وصول کیا جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسام آئیل کمپنی کی ہڑتال

آسام آئیل کمپنی کے قریباً گیارہ ہزار مزدوروں نے ۲ اپریل سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ جس کی بناء بعض کارگیروں کی برطرفی ہے۔ پہلے اس قضیہ کو مفاہمت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جو ناکام رہی۔ یہ ہڑتال روز بروز نازک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ڈبرو گڑھ سے ۱۹ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں حالات نہایت عجیب صورت اختیار کر رہے ہیں۔ یورپین ملازمان کمپنی کے خانگی نوکروں نے بھی ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر کام کاج چھوڑ دیا ہے چنانچہ یورپینوں کے بیوی بچے وہاں سے منتقل کئے جا رہے ہیں۔ اور جو باقی ہیں ان کو تمام کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے۔ دوکانداروں نے بھی یورپینوں کے لئے اشیائے خوردنی کی قیمتیں بہت بڑھا رکھی ہیں۔ چنانچہ ایک انگریز واجبی نرخ پر روٹی وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک افغان مسلمان کا بھیس بدل کر بازار گیا۔ لیکن دوکانداروں نے پہچان لیا۔ اور روٹی کی قیمت ایک روپیہ اور انڈا کی آٹھ آنہ وصول کی۔

ہڑتال کے سلسلہ میں ۱۹ اپریل کو حالات ویسی صورت اختیار کر گئے۔ کہ پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے تین اشخاص ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔ اور تمام سرکاری ذمہ وار افسران وہاں پہنچ رہے ہیں۔ تمام علاقے میں

پوشیدہ امراض کے مشہور معالج
کویراج گوبند سہائے گپتا
عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض یعنی گپت روگوں کا علاج بڑی کامیابی کیساتھ کرتے ہیں۔ اگر کوئی بھائی بہن پوشیدہ امراض میں مبتلا ہو۔ تو اپنا مفصل حال بھیج کر کویراج جی کی لیاقت اور دست شفا سے فیض اٹھائیں۔
غریبوں کا علاج مفت
خط و کتابت کا پتہ۔ کویراج گوبند سہائی گپتا پوسٹ بکس ۳۶۵ لاہور

ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں چنانچہ ڈبروگڈھ میں حکام کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ایک جلوس نکالا اور جلسہ کیا گیا۔

ہندوستان میں اینٹی وار ڈے

صدر کانگرس مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام باشندے اپنے سیاسی اختلافات کو نظرانداز کر کے ۲۳ اپریل کو اینٹی وار ڈے منائیں۔ اور جنگ کے خلاف مظاہرے اور جلسے کریں۔ جنگ کی صورت میں صوبجاتی حکومتوں کے جائز حقوق غصب کرنے کے اختیارات مرکزی حکومت کو دینے کے لئے انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان کسی جنگ میں کوئی حصہ نہیں لے گا۔ اور اس کے لئے رائے عامہ کو منظم کرنا چاہئے۔ اگر مجبوراً ہندوستان کو جنگ میں شریک کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو ہم عدم تشدد کے اصول کی پیروی کرتے ہوئے مقابلہ کریں گے۔ آپ نے آخر میں لکھا ہے۔ کہ یہ سب انتظامات ورکنگ کمیٹی کے کرنے کے ہیں۔ مگر چونکہ کوئی کمیٹی ایسی موجود نہیں۔ اس لئے مجبوراً سب کچھ میں خود کرتا ہوں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ میں جنگی تیاریاں

۱۸ اپریل کو ہاؤس آف کامنز میں سر جان اینڈرسن نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں سول رقبہ جات کی حفاظت کے انتظامات کے سلسلہ میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ملک کو مختلف علاقوں میں تقسیم کر کے ہر ایک علاقہ کی حفاظت کا انتظام ایک کمشنر کے سپرد کر دیا جائے۔ لنڈن کے علاقہ کے لئے حفاظتی کمشنر سر ارنسٹ گورس اور امیر البحر سر ایڈورڈ ریونز مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی کمشنروں کے نام بھی آپ نے بالتفصیل بیان کئے۔ ان کمشنروں کو امن کے ایام میں کوئی تنخواہ نہیں ملے گی۔ البتہ جنگ کی صورت میں وہ معاوضہ کے حقدار سمجھے جائیں گے۔

ایک ممبر نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ جس کا منشاء یہ ہے۔ کہ تمام ملک کے آدمیوں۔ اسلحہ اور روپیہ پر گورنمنٹ کے کنٹرول کا اصول تسلیم کر لیا جائے۔ اور گورنمنٹ جب چاہے۔ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس ریزولیوشن کو قریباً پچاس ممبروں کی تائید حاصل ہو چکی ہے۔ یہ بھی دراصل جنگ کے خطرہ کے پیش نظر ہے۔ تاکہ مخالف قوتوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں اور سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں۔ دفاع کے سلسلہ میں اور بھی بہت سی تجاویز پیش کی گئیں۔ جن میں سے ایک یہ تھی۔ کہ نوجوانوں کے لئے ورزش جسمانی ضروری اور جبری قرار دی جائے۔ وزیر جنگ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ جنگ کے خطرہ کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ سپلائی کا محکمہ ایک مستقل وزیر کے سپرد کیا جائے۔

ہسپانیہ کے پُرخطر حالات

حکومت برطانیہ کی طرف سے جبرالٹر اور بحیرہ روم کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ کیونکہ یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ ہسپانوی بندرگاہوں۔ اور ہوائی اڈوں پر جرمن اسلحہ کثیر مقدار میں جمع ہو رہا ہے۔ میڈرڈ میں اطالوی افواج کا تا حال قیام بھی حکومت برطانیہ کے لئے موجب تشویش ہے۔ مسولینی نے حکومت برطانیہ کو پہلے یہ یقین دلایا تھا۔ کہ فرینکو کی فتح مندی کی پریڈ کے بعد وہ اپنی افواج کو واپس بلا لے گا۔ اور اس پریڈ کے لئے پہلے ۲۰ اپریل کی تاریخ مقرر ہوئی تھی۔ جسے بعد میں بدل کر ۲ مئی اور پھر ۱۵ مئی کر دیا گیا ہے۔ اور یہ تبدیلیاں حکومت برطانیہ کے لئے موجب تشویش ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپانیہ اور ہسپانوی مراکش میں بھی جنگی تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ بلکہ مراکش میں تو غیر ملکی ماہرین کی نگرانی میں قلعہ بندی کا کام بڑے زور سے جاری ہے۔

اخبار مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اطالوی افواج کیڈز اور ولیریا کی بندرگاہوں پر خصوصیت سے جمع کی جا رہی ہیں۔ اور یہ مقامات پرتگال کے بالکل نزدیک ہیں۔ اس لئے پرتگال کے متعلق بھی خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور ڈر ہے۔ کہ کہیں البانیہ کی طرح یہ فوجیں پرتگال میں بھی نہ جا پہنچیں۔ گو تا حال یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی جبرالٹر پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ آبنائے جبرالٹر پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور سپین کی افواج بھی اسوقت دراصل جنرل فرینکو کے نہیں۔ بلکہ اطالوی افسروں کے اقتدار اور اثر کے ماتحت ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل فرینکو ذاتی طور پر اسی خیال کا حامی ہے۔ کہ یورپ کی جنگ میں سپین کوئی حصہ نہ لے۔ لیکن اسوقت وہ بالکل بے بس ہے۔ اور اس کی حیثیت محض ایک کٹھ پتلی کی سمجھی جاتی ہے۔ سپین کے لوگ بھی اب تو اٹلی سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کی فوجیں اب ان کا ملک خالی کر دیں۔ لیکن وہ جانے میں نہیں آتیں۔ اور یہی سمجھنا چاہئے۔ کہ سپین کے داخلہ سے کوئی ٹھوس اور عملی فائدہ حاصل کئے بغیر وہ اب اسے نہیں چھوڑیں گی۔

فرانس کے سب سے بڑے تجارتی جہاز میں آتشزدگی

پیرس سے ۱۹ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل شام فرانس کے عظیم ترین جنگی جہاز "پیرس" نامی میں جس کا وزن ۳۵ ہزار ٹن ہے۔ اچانک آگ لگ گئی جب کہ جہاز ہاگ کی بندرگاہ پر کھڑا تھا۔ اور برطانوی آرٹ کے بہترین نمونے اور دوسرے سامان کی ایک کثیر مقدار نیو یارک میں منعقد ہونیوالی عالمگیر صنعتی نمائش میں لے جا رہا تھا۔ آگ لگنے سے آرٹ اور بیش قیمت سامان کا تو اکثر حصہ مستعدی کے ساتھ بچا لیا گیا۔ لیکن جہاز کا بہترین حصہ جل گیا۔ کیونکہ اگلی صبح کے دس بجے تک آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ اس آتشزدگی کے متعلق ایک عجیب بات یہ ہے کہ اسے اتفاقیہ نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ فرانس کی خفیہ پولیس نے اس جہاز کے ارکان کو مطلع کر دیا تھا۔ کہ اسے آگ لگانے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کیلئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (منیجر)